ادبی مصادر میں آثار عمرؓ

آثار عمرؓ

(۵)

جناب ڈاکٹر ابو النصر محمد خالدی صاحب پروفیسر شعبۂ تاریخ عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد

۵۰۔ عبید اللہ بن زیاد بن ظبیان تیمی (تیم لات) متوفی سنہ ۵ ھ نے کہا: اللہ عمرؓ پر رحم فرمائے کہا کرتے تھے۔ یا اللہ میں بیواؤں اور ان کی اولاد سے پناہ مانگتا ہوں۔

عبید اللہ بن زیاد بن ابی سفیان نے کہا: اللہ عمرؓ پر رحم فرمائے۔ آپ فرمایا کرتے تھے: ایسی عورت جو مردوں کے جھانسے میں بآسانی آجاتی ہے اگر اس کے پیٹ میں جنین نو مہینہ رہے تو وہ بلید و کودن ہی نکلتا ہے۔

البیان والتبین ۔ ج ۲ ص ۲۴۲

توضیح: تیمی دھوکہ سے نقل کرنے میں بہت جری تھا۔ اس نے عبید اللہ کے والد زیاد بن ابی سفیان کی والدہ پر لگائے ہوئے اتہام پر تعریض کی تھی۔ جواب میں عبید اللہ نے تیمی کی ماں کے متعلق ویسی ہی بات کہہ ڈالی۔ واللہ اعلم

زیاد کی والدہ پر تہمت کا واقعہ کسی ابتدائی معتبر تاریخ اور حمقار کے معنی متداول مستند قاموس میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ یہاں تفصیل قطعاً غیر ضروری معلوم ہوتی ہے۔

تنبیہ: شبہ ہوتا ہے کہ تیمی اور عبید اللہ دونوں نے عمرؓ کے قول کا اپنی غرض کے لئے

بے محل استعمال کیا۔ ممکن ہے کہ اس قول کا آپؓ سے انتساب ہی درست نہ ہو۔

۵۱ جاحظ نے لکھا ہے: ایک مرتبہ علی اسواری نے مجھ سے کہا: عمرؓ ایک بال سے لٹکے ہوئے ہیں۔ میں نے پوچھا ان کا یہ حال کیوں ہوا؟ اسواری نے کہا: انھوں نے نصر بن سیار کے ساتھ جو سلوک کیا۔

نصر سے اسواری کی مراد نصر بن حجاج بن عِلاط ہے۔

البیان والتبیین۔ ج ۲ ص ۲۶۱

توضیح: جاحظ نے یہاں نام کی توضیح پر اکتفا کی ہے کہ دوسری صدی ہجری میں یہ واقعہ شہری آبادی کے خواندہ طبقہ میں جانا ہوا تھا۔

آج تقریباً ایک ہزار سال بعد اور وہ بھی ہندوستان میں یہ تقریباً نامعلوم سا ہی ہے۔ اس لئے اتنی وضاحت بہرحال ضروری ہے کہ: نصر بن حجّاج مدینہ منورہ میں ایک نہایت خوش رُو نوجوان تھے۔ نارغۃ بنت ہمام ثقفی نے بطور تفنّن تین شعر ایسے کہے جن سے نصر سے لطفِ گفتگو اٹھانے کی خواہش ظاہر ہوتی تھی۔

عمرؓ کے کانوں تک یہ بیتیں پہنچیں تو آپ نے کہا: میں مدینہ منورہ میں کسی ایسے شخص کا قیام پسند نہیں کرتا جسے دیکھنے کی عورتیں آرزو کریں۔ چناں چہ آپ نے نصر کو بلوا کر ان کا سر منڈوا دیا۔ وہ اور زیادہ حسین دکھائی دینے لگے۔ بہرطور عمرؓ نے نصر کو بصرہ بھیج دیا۔ وہاں بھی وہ اس حیثیت سے مشہور ہوئے تو انھیں فارس روانہ کر دیا گیا اور عمرؓ کے حکم سے وہ اپنا زیادہ وقت مسجد میں گزارنے لگے۔

عمرؓ نے فارغہ کے متعلق دریافت حال کی تو ان کی عصمت وعفت شبہ سے بالاتر نکلی۔ آپ نے کچھ تعرض نہیں کیا اور بات آئی گئی ہو گئی۔

یہ واقعہ یوں تو متعدد کلاسکی کتابوں میں ثبت ہے یہاں صرف دو ہی حوالے کافی سمجھے گئے۔

۱۔ عیون الاخبار، ابو محمد عبداللہ بن مسلم متوفی سنہ ۲۷۶ ہ ج ۳ ص ۲۲۔ دارالکتب قاہرہ۔
۲۔ الکامل فی الادب، ابوالعباس محمد بن یزید متوفی سنہ ۲۸۵ ہ ص ۲۳۳ طبع یورپ۔

۵۲ امام عامر شعبی متوفی سنہ ۱۰۳ ہ سے روایت ہے: عمرؓ کے دورِ خلافت میں سائب مدائن کے حاکم تھے۔ بغرض معائنہ ونگرانی ہرمزان تُذق آئے یہاں ایرانی شہنشاہ کا ایک عالیشان محل تھا۔ اس میں مختلف طول وعرض کے ایک ہزار کمرے تھے۔ سائب اس میں گھومتے پھرتے ایک کرہ میں آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ پختہ گچی سے بنا ہوا ایک مجسمہ نصب ہے۔ اس کا ہاتھ ایک جانب پھیلا ہوا تھا۔ نظر پڑتے ہی سائب نے کہا: اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں یہ پُتلی کسی نہ کسی شے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اس جانب دیکھو تو سہی۔

لوگوں نے اشارہ جگہ کی تلاش کی۔ کچھ زمین کھودی تو ہرمزان کے پوشیدہ ذخیرہ سے ایک درجک برآمد ہوئی۔ یہ زبرجد و یاقوت وغیرہ سے بھری ہوئی تھی۔ سائب نے اس درجک کے جواہر سے سبز رنگ کا ایک نگینہ خود رکھ لیا اور عمرؓ کو پورا درجک روانہ کر دیا۔ ساتھ ہی معروضہ گزرانا کہ امیر المومنین اگر مناسب سمجھیں تو ایک نگینہ مجھے عنایت فرما دیں۔

مال غنیمت دار الخلافہ پہنچا تو عمرؓ نے جواہر کا درجک ہرمزان کو دکھایا ہرمزان نے دیکھ کر کہا وہ چھوٹا نگینہ کدھر گیا جو سبز رنگ کا تھا؟ آپ نے فرمایا: وہ ہمارے والی نے مانگا تو میں نے وہ اسے بخش دیا۔ یہ جواب سن کر ہرمزان نے کہا: تمہارا والی تو بڑا جوہر شناس نکلا۔

البیان والتبیین ج ۲ ص ۲۶۳

۵۳ سنہ اٹھارہ ہجری میں بمقام عمواس واقع شام طاعون کی وبا پھوٹ پڑی۔ اس زمانہ میں وہاں مومنوں کی فوج کے سردار ابو عبیدہ عامر بن جراح فہری تھے۔ عمرؓ کو وبا کی اطلاع ملی تو آپ نے ابو عبیدہ کو لکھا۔ عمواس سے نکل جاؤ۔ اس حکم پر ابو عبیدہ نے جواباً لکھا: کیا آپ اللہ کی قدرت سے بھاگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں! اللہ کی قدرت کے وسیلہ ہی سے اللہ کی

قدرت کی طرف۔

وبروایتے: ابوعبید اللہ کا جواب پڑھ کر عمرؓ نے سورۃ البقرۃ کی ۱۵۶ ویں آیت: ہر شئے اللہ کی ہے اور بے شک ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں، پڑھی۔ اس پر حاضرین نے کہا: ابوعبیدہ کا انتقال ہوگیا؟ عمرؓ نے کہا نہیں۔ ابھی تو نہیں، شاید ہو جائے۔

حاضرین نے پھر بغرض تفہیم پوچھا: کیا اللہ کی قدرت سے بچنے کی کوشش کامیاب ہوسکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر بچنے، خبردار رہنے سے کوئی فائدہ نہ ہوتا تو پھر بچنے، چوکس رہنے اور احتیاط برتنے کا حکم دینا ایک بے معنی بات ہوتی۔

البیان والتبیین ج ۲ ص ۲۷۹ + البخلاء ج ۲ ص ۱۳۹

۵۴ عمرؓ نے فرمایا: (امور خلافت میں) میں ایسے شخص سے بھی خدمت و مدد لیتا ہوں جس میں کچھ ہو۔

راوی نے کہا: عمرؓ کے قول میں صرف اتنا ہی ہے کہ: جس میں کچھ ہو، اس سے زیادہ نہیں۔

راوی نے کہا: پھر آپ نے بات شروع کی: ایسے شخص کو کسی کام پر مامور کرتا ہوں تو اس کی سخت نگرانی کرتا رہتا ہوں (کہ کہیں سیدھے رستے سے ہٹ تو نہیں جاتا ہے) بشرطیکہ وہ کوئی کم زور مومن نہ ہو بلکہ قوی ہو۔

جاحظ نے کہا: "جس میں کچھ ہو" سے عمرؓ کی مراد جاہلی شاعر قیس بن خفاف برجمی کا وہ شعر ہے جس میں اس نے سوید نامی شخص کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا: اگر سوید کو تاج پہنایا جائے تو وہ بہت خوب دکھائی دیتا ہے۔ مگر ہم اس کو اپنا سردار بنانا نہیں چاہتے۔ کیونکہ اس میں کچھ ہے۔ ہماری سرداری کے لئے کسی اور کو تلاش کرو۔

یہاں شاعر نے سوید کی کوئی برائی، خرابی یا نقص کا نام بالکل نہیں لیا صرف کنایہ پر اکتفا کیا ہے۔

البیان والتبیین۔ ج ۲ ص ۲۸۰

نحوظہ : حدیث النبی صلعم ہے : کم زور مومن سے زور آور مومن بہتر ہے۔
صحیح مسلم ۔ کتاب القدر ۔ ۴۶ ۔ باب ۸ نیز سنن ابن ماجہ ۔ مقدمہ حدیث ۷۹ ۔

البیان والتبیین کے مرتب نے لسان العرب کے حوالہ ، مادہ ، ت ف ف سے عمرؓ کا یہ اثر یوں نقل کیا ہے : حذیفہؓ متوفی سنہ ۳۶ ہ نے عمرؓ سے پوچھا : کیا آپ ایک بے راہ رو، الرجل الفاجر سے خدمت لیتے ہیں ؟ عمرؓ نے فرمایا (اصابت رائے ، ارادہ کی مضبوطی اور نفاذ کی قوت کی بنا پر اس کو ایک کام پر مامور کرتا ہوں پھر اس پر کڑی نگرانی رکھتا ہوں کہ الخ

۵۵ البیان والتبیین میں ایک فصل کا عنوان ہے : کلام محذوف = مطلب یہ کہ سامع یا قاری پہلے ہی سے کسی تجربہ ، خبر ، مشاہدہ یا واقعہ سے واقف رہتا ہے ۔ محرر و مقرر تحریر یا تقریر میں اس کی وضاحت نہیں کرتا ۔ بعض وقت وضاحت کلام کی خوبی کم کر دیتی بلکہ کبھی تو قباحت پیدا کر دیتی ہے ۔ جیسے مثلاً رسول اللہ صلعم نے مہاجروں سے کہا : انصار ہم پر فضیلت رکھتے ہیں ۔ انھوں نے ہمیں پناہ دی ، ہماری مدد کی ہمارے ساتھ ایسا اور ایسا نیک سلوک کیا ۔ پھر آپ نے پوچھا : کیا تم ان کے لئے اس کا اقرار کرتے ہو ؟ مہاجروں نے کہا : جی ہاں ۔ آپ صلعم نے فرمایا : ہاں ایسا ہی ہے ۔

حدیث رسول اللہ صلعم میں اس سے زیادہ کوئی لفظ نہیں ہے ۔ مگر سیاق و سباق صاف بتا رہا ہے کہ آپ صلعم کی مراد واضح ہے کہ تمھاری طرف سے انصار کی فضیلت کا اظہار شکر اور ان کے سلوک کا بدل ہے ۔

اسی طرح کے کلام محذوف میں عمرؓ کا درج ذیل قول بھی شامل ہے ۔
عمرؓ نے فرمایا : رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں دو طرح کے متعہ باقی رہ گئے تھے ۔
میں انھیں ناجائز قرار دیتا ہوں ۔ ان کا ارتکاب کرنے والوں کو سزا دوں گا ۔
یہاں عمرؓ نے یہ بات نہیں دہرائی کہ متع کو خود رسول اللہ صلعم ناجائز قرار دے چکے تھے ۔

عمرؓ کا فرمانا ایسا ہی ہے جیسے کوئی یہ کہے کہ کیا تم صلات میں بات کہنے سے منع کرتے ہو اور ایسا کرنے والے کو سزا دو گے تو وہ یہی کہے گا کہ ہاں جو اس کے خلاف کرے گا وہ سزا پائے گا۔ جواب دینے والا سائل کا سوال دہرائے گا اور نہ صلات کے دوسرے احکام بتائے گا۔

عمرؓ کا یہ اثر جاحظ نے الحیوان میں جس طرح نقل کیا ہے وہ یوں ہے: سورۃ مریم میں (آیت رقم باسٹھ) آیا ہے اہل جنت کو ان کا رزق پیہم صبح شام ملتا رہے گا۔

اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو مفسر نے کہا: جنت میں صبح شام نہیں ہوگی۔ اب دیکھئے۔ قرآن نے سچ کہا اور مفسر نے بھی ٹھیک ہی کہا۔ قرآن نے مخاطبوں کی سمجھ کے مطابق ایک اندازہ بتایا۔ مفسر نے بتایا کہ جنت سورج کے طلوع وغروب ہونے کا محل نہیں ہے کہ اس سے پہلے ہی وہ لپیٹ دیا یا پھیر دیا جائے گا۔ اذا الشمس کورت۔ بالکل اسی طرح عمرؓ نے فرمایا: دو متع جو رسول اللہ صلعم کے زمانہ الخ تو اس کا مطلب سامعوں پر بالکل ظاہر تھا کہ جو بات رسول اللہؐ کے ابتدائی زمانہ میں بوجہ عذر شرعی محض عارضی طور پر مباح تھی اس کو خود آپ نے ممنوع قرار دیا تھا۔ عمرؓ اس حکم کی تجدید کر رہے کہ رسل و رسائل کی غیر معمولی قلت کی بنا پر یہ حکم ہر کہ ومہ کو معلوم نہ ہو سکا تھا۔

ہم (جاحظ) نے محذوف کی کئی قسموں سے ایک قسم جو بیان کی اگر وہ غلط ہے تو ماننا پڑے گا۔ اللہ ہمیں معاف کرے ۔۔۔ عمرؓ سے زیادہ اسلامی احکام سے ناواقف کوئی اور نہیں تھا کہ انھوں نے مجمع عام میں برسرمنبر رسول اللہ صلعم کے حکم سے تجاوز کیا۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ لوگوں نے عمرؓ کا کلام گوشِ ہوش سے سنا۔ اس کی تردید نہیں کی۔ اس میں شک نہیں کیا۔ اس کو صحیح مانا اور عمل کیا۔

البیان والتبیین ج ۲ ص ۲۸۲

الحیوان ج ۴ ص ۲۷۶ جاری

توضیح: متعہ ۔ الف ـــــ سے مراد نکاح جو صرف وقت متعین کر کے کیا جائے کہ اتنے اور اتنے وقت (گھنٹے، دن، مہینے، سال) کے لئے ہے ۔ مدت ختم ہونے پر عقد اپنے آپ ٹوٹ جائے گا ۔ یہ متعہ ہر مسلم کے لئے ناجائز ہے ۔

متعہ ۔ ب ـــــ سے مراد وقت واحد میں حج اور عمرہ دونوں کا جمع کرنا ۔ یہ متعہ اہل مکہ کے لئے ناجائز ہے ۔

تفصیل کے لئے کسی فقہی کتاب سے بآسانی رجوع کیا جاسکتا ہے ۔

۵۶ عمرؓ نے اپنے والی عمرو بن عاص کو (متوفی شوال سنہ ۴۳ ھ) اپنے یہاں دارالخلافہ آنے پر ابھارا ۔ وہ حاضر ہوئے تو کہا : تم تو اس طرح چلے جیسے محبت کا مارا چلتا ہے !

عمرو بن عاص نے کہا : واللہ ! مجھے لونڈیوں نے اپنی بغل میں لیا اور نہ بیواؤں نے نے اپنے گندے لتوں سے بچی ہوئی چندلیوں میں لپیٹا ۔

اس پر عمرؓ نے کہا : مرغی راکھ میں مناسب جگہ تلاش کرتی رہتی ہے ۔ وہاں جب جب مطلب جگہ مل جاتی ہے تو بغیر نر انڈا رکھ دیتی ہے ۔ یہ انڈا اسی مرغی کے نر کی طرف منسوب ہوجاتا ہے ۔

یہ کہہ کر عمرؓ کھڑے ہوگئے اور اپنے گھر میں چلے گئے ۔ عمرو بن عاص بھی کھڑے ہوگئے اور کہا : امیرالمومنین نے ہم سے فحش کلامی کی ۔

البیان والتبیین ۔ ج ۲ ص ۲۸۳

ملحوظہ : راقم کم فہم کو اس اثر کے ارد گرد یا اس کے سیاق و سباق تک رسائی نہیں ہوسکی ۔ اس لئے کلام کا ٹھیک ٹھیک مفہوم واضح نہیں ہوا ۔ ناظرین کرام سے درخواست ہے کہ وہ قابل توجہ خیال کریں تو اس کی تشریح فرمائیں ۔ لہم الاجر ۔

۵۷ عمرؓ نے فرمایا : تم جوانی کی ہر ایسی بھول چوک سے خبردار رہو جس سے تمہارے نام کو بٹا لگ جائے اور لوگ تمہیں برے نام سے پکارنے یاد کرنے لگیں ۔ کیونکہ بے پروائی

سے صادر شدہ قول یا فعل کے بعد تمہاری شان بڑھ جائے تو اس وقت ان کوتاہیوں پر تمہارے پچھتاوے میں نامناسب شدت پیدا ہو جائے گی۔

البیان والتبیین ۔ ج ۲ ص ۲۸۶

۵۸ عمرؓ کو معلوم ہوا کہ آپ کے عامل عُتبہ بن غزوان سلمی (متوفی سنہ ۱۷ ہ) اور اس کے ساتھیوں نے بصرہ میں اپنے اپنے مکان پختہ اینٹوں سے تعمیر کروائے ہیں اس اطلاع پر عمرؓ نے عتبہ کو لکھا:

مجھے تمہارا ایسا کرنا سخت ناپسند تھا مگر ایسی صورت میں کہ تم نے ایسا کر ہی لیا ہے تو پھر مکانوں کی دیواریں چوڑی رکھا کرو۔ چھت اونچی ہو اور نالیں قریب قریب ہوں (ان کے درمیان فصل کم ہو)

البیان والتبیین ۔ ج ۲ ص ۲۸۶

توضیح: مکان بناؤ تو بقدر استطاعت مضبوط و ہوادار ہوں کہ صرف تمہارے ہی نہیں بلکہ تمہاری اولاد در اولاد کے بھی کام آئیں ۔ بودے کچے مکان جلد گر جائیں گے ۔ بار بار بنانے میں توانائی و وقت بے کار صرف ہوں گے ۔

۵۹ عمرؓ کو معلوم ہوا کہ عرب سردار جائدادیں پیدا کر رہے ہیں ۔ مکانات تعمیر کیے جا رہے ہیں تو آپ نے انھیں لکھا:

زمین کی سطح کو داغدار مت بناؤ۔ زمین کی چربی، شادابی اس کی سطح پر ہوتی ہے۔

البیان والتبیین ۔ ج ۲ ص ۲۸۶

تشریح: یہ واقعہ بظن غالب عراق کا ہے ۔ بصرہ و کوفہ جیسے شہروں کی آبادی میں اضافہ تیزی سے ہو رہا تھا ۔ مکانوں کی قلت ہو رہی تھی ۔ مال دار عرب مکان بنوا کر کرایہ پر اٹھا رہے تھے ۔ زیر کاشت زمین جس سرعت سے کشوری زمین بنتی جا رہی تھی اسی رفتار سے افتادہ زمین زیر کاشت نہیں آ رہی تھی ۔ فتوحات کی تیزی سے صنعت بے گھر ہو رہی تھی۔

عمرؓ ان سب مفاسد کو روکنے کے لئے ایسے احکام نافذ کر رہے تھے ۔ درج صدر حکم کو ان کا ایک مختصر و معمولی نمونہ سمجھئے ۔

۶۰ عمرؓ نے فرمایا : جو جانور تمھاری نظر میں سب سے اچھا معلوم ہو اسی کو فروخت کر ڈالو ۔

البیان والتبین ۔ ج ۲ ص ۲۸۶

تشریح : مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں تمھارا دل اٹکا نہ رہے اور قیمت بھی بڑھی چڑھی ملے ۔ اور اس کو دوسرے مفید کاموں میں صرف کرو ۔

۶۱ عمرؓ نے فرمایا : موتوں میں فرق کیا کرو اور ایک سر کے دو سر بناؤ (یا کرو)

البیان والتبین ج ۲ ص ۲۸۶ + البخلاء ج ۱ ص ۱۴

اور یہی کتاب ج ۲ ص ۱۵۰

تشریح : موتوں میں فرق سے مراد غالباً انسانوں کی حد تک مومن و مسلم کی موت اور مشرک و کافر و فاسق و فاجر کی موت میں فرق کرو ۔ رہی اشیاء سو اس میں بھی دیکھو کونسی بے پروائی سے ضائع ہوتی اور کونسی مفید کام کے ضمن میں ٹوٹی یا پھوٹی ۔

حاصل کلام یہ کہ ہر شئے کی ایک زندگی ہوتی ہے ۔ مسلم و مومن کے پاس یہ اللہ کی امانت ہے احتیاط سے برمحل استعمال ہونی چاہئے ۔

ایک سر کے دو سر کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ توخیر آمدنی کی کوشش کرو ۔ سرمایہ کو مشغول کرو ۔ مال جمع نہ کرو ۔ زیادہ کماؤ اور فی سبیل اللہ زیادہ سے زیادہ خرچ کرو ۔

۶۲ ۔ عمرؓ نے فرمایا : بھگوئے ہوئے آٹے کو اچھی طرح گوندھو ۔ اس کو بڑھانے کے دو ذریعوں میں سے ایک گوندھنا ہے ۔

البیان والتبین ۔ ج ۲ ص ۲۸۶

البخلاء ج ۱ ص ۴۴ باختلاف خفیف

ملحوظہ: عربوں کا خیال تھا کہ بھگوئے آٹے میں بڑھوتی خمیر اٹھانے اور گوندھنے سے ہوتی ہے۔

۶۳ عمرؓ نے فرمایا: اگر تم جانور (از قسم مویشی اونٹ، بکری، گائے) بیچنا چاہو تو اس کو اچھا چارہ دے کر) موٹا کرو۔ اگر کوئی ماہر حیوان (کسی وجہ سے) اس میں کوئی عیب نکالے تو عام بازار میں اس کو کوئی نہ کوئی ضرور ہی خرید لے گا۔

البیان والتبیین ج ۲ ص ۲۸۶

البخلاء ج ۲ ص ۱۵۰۔ باختلاف خفیف

۶۴ عمرؓ نے فرمایا: چادر کو گھٹنوں اور پیٹھ کے گرد لپیٹ کر اکڑوں بیٹھنا نہایت آرام دہ ہے۔

البیان والتبیین ج ۲ ص ۲۸۷

ملحوظہ: یہ احتبار کرسی کا بدل ہے۔ تجربہ سے اس کے آرام دہ ہونے کا اندازہ ہوگا گو اس کا تعلق عادت و تمدن سے بھی ہے۔

(باقی)

حیات مولانا عبدالحیؒ

مولفہ: جناب مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب

سابق ناظم ندوۃ العلماء جناب مولانا حکیم عبدالحی حسنی صاحبؒ کے سوانح حیات، علمی و دینی کمالات وخدمات کا تذکرہ اور ان کی عربی و اردو تصانیف پر تبصرہ۔ آخر میں مولانا کے فرزند اکبر جناب مولانا حکیم سید عبدالعلیؒ کے مختصر حالات بیان کئے گئے ہیں۔

کتابت و طباعت معیاری، تقطیع متوسط ۲۰×۲۶/۸ قیمت ۱۲/۵۰ بلاجلد

ملنے کا پتہ: ندوۃ المصنفین، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی ۶